www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۷	گرنا / گرانا	سَقَطَ - خَرَّ - هَدَمَ - هَدَّ -
		إِنْقَضَّ - هَبَطَ - وَقَعَ - هَارَ -
		هَوٰى - خَوٰى - وَجَبَ - ردى
		صَرَعَ - تَلَّ - تَعَسَ - إِدَّارَكَ
		إِنْهَمَرَ - صَبَّ - سَكَبَ (۱۹)
۸	گروی رکھنا	رَهَنَ - اَبْسَلَ (۲)
۹	گڑھا	حُفْرَة - جُرُف - اُخْدُوْد -
		غَائِط (۴)
۱۰	گزرنا	سَبَقَ - خَلَا - سَلَفَ - مَرَّ -
		مَضٰى - اِنْسَلَخَ (۶)
	گفتگو کرنا	"بات کرنا"
۱۱	گلا	حُلقوم - حناجر (۲)
۱۲	گم ہونا	فَاتَ - فَقَدَ - ضَلَّ (۳)
۱۳	گمان کرنا	ظَنَّ - زَعَمَ - حَسِبَ (۳)
	گمراہ ہونا	دیکھیے "بھٹکنا اور بھٹکانا"
۱۴	گناہ	ذَنْب - خَطَأ اور خِطْأ -
		حُوْب - حِنْث - إِثْم - اجرام
		جُنَاح - لَمَم (۸)
۱۵	گنہگار	أَثِم اور اثیم - خاطیٔ مجرم
		فاسق - فاجر (۵)
۱۶	گندگی نجاست	تَفَث - رِجْز اور رُجْز - رِجْس (۳)
۱۷	گننا	عَدَّ - حَسِبَ - اَحْصٰی (۳)
۱۸	گود	مَهْد - حُجُور (۲)
۱۹	گہرا - گہرائی	لُجَّة - غَوْر - عَمِيْق (۳)
۲۰	گھاٹ	مَشْرَب - وِرْد (۲)
۲۱	گھاٹی	نَجْد - عَقَبَة (۲)
	گھبرانا	دیکھیے "بے قرار ہونا"
۲۲	گھر	بیت - مسکن - دار - اهل (۴)
۲۳	گھڑی	ساعة - أناء - زُلَف (۳)
۲۴	گھسنا	وَلَجَ - جَاسَ (۲)
۲۵	گھسیٹنا	جَرَّ - سَحَبَ - عَتَلَ (۳)
۲۶	گھوڑا	خَيْل - صَافِنَات - جِيَاد -
		عَادِيَات (۴)
	گھومنا	دیکھیے "پھرنا"
۲۷	گھیرنا	حَفَّ - اَحَاطَ - اَحْصَرَ - حَاقَ (۴)

ل

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	لاٹھی	عَصَا - منسأة (۲)
	لالچ	دیکھیے "طمع رکھنا"
۲	لانا	جَاءَ بِ - اَتٰى بِ - هَلُمَّ -
		هَاتُوْا - اَجَاءَ - اَجْلَبَ (۶)
۳	لائق ہونا	يَنْبَغِي - اَجْدَر - اَوْلٰى - حَقَّ (۴)
۴	لپیٹنا - لپٹنا	طَوٰى - لَفَّ - كَوَّرَ (۳)
۵	لٹکنا - لٹکانا	اَدْلٰى اور تَدَلّٰى - عَلَّقَ - تَرَدَّدَ -
		ذَبْذَبَ (۴)
۶	لحاظ رکھنا	رَاعٰى - رَاقَبَ (۲)
	لرزنا	دیکھیے "کانپنا"
	لڑکا	" "بچہ"
	لڑائی کرنا	" "جنگ"
۷	لشکر	جُنْد - فَوْج - حِزْب - نَفِيْر
		فِئَة - ثُبَات (۶)
۸	لکڑی	حَطَب - خَشَب (۲)
۹	لکھنا	خَطَّ - سَطَرَ - رَقَمَ - كَتَبَ (۴)
۱۰	لکھوانا	اِسْتَنْسَخَ - اَمَلَّ - اِكْتَتَبَ (۳)
۱۱	لکھنے والا	كَاتِب - سَفَرَة (۲)
۱۲	لگاتار / پے درپے	تَتْرٰى - عَلٰى فَتْرَةٍ - حُسُوْم - رَدِف
		دَأَب - متتابع - وَصَّلَ (۷)
۱۳	لوٹانا - لوٹنا / رجوع کرنا	رَجَعَ - اَبَ - تَابَ - اَنَابَ -
		بَاءَ - فَاءَ - صَدَرَ اور اَصْدَرَ -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے جو کفارِ مکہ نے رسول اکرم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور اللہ کا یہ منصوبہ تھا کہ وُہ اپنے رسول کو ان سے بچا لے گا۔

۵۔ اَمَّ: بمعنی کسی راستے یا سفر کا ارادہ کرنا (م۔ا) اور امام راغب کے نزدیک "سیدھا مقصد کی جانب متوجہ ہونا اور کسی طرف مائل نہ ہونا" ہے۔ ارشاد باری ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ	اے ایمان والو خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور
اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ	نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ان
وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ	جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں اور نہ اُن
الْحَرَامَ (۵/۲)	لوگوں کی جو عزت کے گھر (بیت اللہ) کو جا رہے ہوں۔

۶۔ تَیَمَّمَ: صاحب منتہی الارب کے نزدیک یہ لفظ دراصل تَاَمَّمَ تھا جو اَمَّ سے مشتق ہے اور ابن الفارس اس کا مادہ تمم قرار دیتے ہیں یعنی عمدًا اور قصدًا کوئی کام کرنا (م ل) گویا یہ لفظ ایسے امور سے متعلق ہے جہاں سوچ و فکر اور مشورہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ احکام شرعی کی تعمیل کا قصد کرنا مراد ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ دو دفعہ استعمال ہوا ہے۔ ایک دفعہ امر کے لیے اور دوسری دفعہ نہی کے لیے۔ ارشاد باری ہے:

(۱) فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (۴/۴۳)	تو نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو تم زمین پاک کا (عثمانی)
(۲) وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ۔ (۲/۲۶۷)	اور جو کچھ تم (راہ خدا میں) خرچ کرو تو اس میں کسی بُری اور ناپاک چیز دینے کا قصد نہ کرنا کہ اگر وُہ چیز تمہیں دی جائے تو خود بھی لینا گوارا نہ کرو الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ۔

۷۔ تَحَرّٰی: حری بمعنی سزاوار اور تَحَرّٰی بمعنی "راہ صواب ترین جُستن" (م۔ا) یعنی بہترین راہ کی تلاش کرنا اور بمعنی "زیادہ مناسب اور لائق کو طلب کرنا۔ دو چیزوں میں سے زیادہ بہتر کو طلب کرنا" (منجد) ارشاد باری ہے:

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (۷۲/۱۴) تو جو فرمانبردار ہوتے انہوں نے فیصلہ کر لیا اچھی راہ کا۔ (عثمانی)

ماحصل: (۱) اَرَادَ، دل میں کسی بات کا خیال آنا جانا۔
(۲) هَمَّ، اس ارادے پر سوچ بچار کرنا۔
(۳) عزم، سوچ بچار کے بعد پختہ ارادہ بنا لینا۔
(۴) اَبْرَمَ، عزم کی منصوبہ بندی کرنا۔
(۵) اَمَّ، ادھر ادھر توجہ کیے بغیر سیدھا اپنی منزل کا قصد۔
(۶) تَیَمَّمَ: کسی شرعی حکم کی تعمیل کا ارادہ کرنا۔
(۷) تَحَرّٰی: خوب تر راہ کا قصد کرنا

۱۹ــــ اَڑنا

کے لیے اَصَرَّ۔ مَرَدَ اور لَجَّ کے الفاظ قرآن کریم میں آتے ہیں:

۱۔ اَصَرَّ: صَرَّ بمعنی باندھنا اور صَرَّۃ اس تھیلی کو کہتے ہیں جس میں نقدی رکھ کر باندھ دی جاتی ہے اور اَصَرَّ بمعنی کسی گناہ یا بُری بات پر سختی سے جم جانا اور اس سے باز نہ آنا۔ (مف) زیادہ تر گناہ کے لیے یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ رَمَّ: رَمَّ بمعنی قابلِ مرمت ہونا (بوجہ بوسیدگی) اور رَمَّ الْحَبْلُ بمعنی رسی کا ٹوٹ جانا۔ اور رَمَّ العظم۔ ہڈی کا بوسیدہ ہو جانا اور رِمَّۃ پرانی ہڈی کو کہتے ہیں جو بوسیدہ اور بھربھری ہو چکی ہو (فل ۵۴) یا پھر پرانی رسی کے ٹکڑے کو جو علیحدہ ہو گیا ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ۔ (۵۱/۴۲) — وہ (نامبارک ہوا) جس چیز پر چلتی اس کو ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی۔

۴۔ رَفَتَ: بمعنی توڑنا۔ کوٹنا اور رَفَتَ الْعَظْمَ بمعنی ہڈی کا چورا چورا ہونا۔ اور الرفات بمعنی ہر ٹوٹی ہوئی چیز۔ بوسیدہ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوٓا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا (۱۷/۴۹) — اور کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو اُٹھائے جائیں گے؟

۵۔ نَخِرَ: نَخَرَ کے معنی خراٹے لینا، اور نَخِرَ کے معنی بوسیدہ ہونا اور ریزہ ہونا ہے (منجد) نخرۃ بمعنی ہڈی کا بوسیدہ ہو کر اندر سے کھوکھری یا خالی ہو جانا یا اس میں سوراخ ہو جانا ہے۔ قرآن میں ہے:

يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً۔ (۷۹/۱۱) — (کافر) کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کیے جائیں گے)۔

ماحصل: (۱) بَلِیَ: کسی چیز کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔
(۲) وَهِيَ: کہنگی کی وجہ سے کسی چیز کے بند ڈھیلے پڑ جانا اور پھٹنے لگنا۔
(۳) رَمَّ: بوسیدگی کی وجہ سے ٹکڑے الگ ہونے لگنا۔
(۴) رَفَتَ: بوسیدگی کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جانا۔
(۵) نَخِرَ: (ہڈی کا) بوسیدگی کی وجہ سے اندر سے کھوکھلی ہو جانا

۵۴۔ بولنا

کے لیے لَفَظَ، نَطَقَ، فَصَحَ، اَعْرَبَ، اَعْجَمَ، تَكَلَّمَ اور لَحَنَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لَفَظَ: اور لَفَظَ کے معنی منہ سے پھینکنا اور لُفَاظَۃٌ منہ سے پھینکی ہوئی چیز یا دسترخوان سے جھاڑی ہوئی چیز کو کہتے ہیں اور لفظ بمعنی منہ سے بولا جانے والا کلمہ (ج الفاظ، منجد) اور لافِظ چکی کو کہتے ہیں کہ وہ آٹا باہر پھینکتی جاتی ہے (م۔ق) اور لفظ بمعنی کسی بات کا زبان سے ادا ہونا خواہ وہ ایک آدھ لفظ ہی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (۵۰/۱۸) — کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

۲۔ نَطَقَ: ایسی بات کہنا جس کے معنی سمجھ میں آ سکیں۔ کہتے ہیں اَلْمَالُ النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ یعنی بولنے والے مال سے حیوان اور چپ رہنے والے مال سے سونا چاندی مراد ہے۔ اور حیوان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ (۶۷/۲۴) اور اسی کے رُوبرو تم جمع کیے جاؤ گے۔

ماحصل: (۱) بَرَأَ: بغیر مادہ کے کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا۔

(۲) بَدَعَ: بغیر نمونہ اور تقلید کے یعنی پہلی بار بنانا یا پیدا کرنا۔

(۳) فَطَرَ: تراش خراش کر اچھی شکل بنانا۔

(۴) خَلَقَ: ایسی چیز بنانا جس کا مواد پہلے موجود ہو۔

(۵) اَنۡشَأَ: پیدا کرنا اور نشوونما کرنا۔

(۶) ذَرَأَ: پیدا کرنا اور پھیلانا۔

—— پیروی کرنا کے لیے دیکھیے "اطاعت کرنا"

۵۵ —— پیش کرنا

کے لیے عَرَضَ اور اَحۡضَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَرَضَ: بمعنی پیش کرنا۔ سامنے لانا (منجد) اور یہ عموماً غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ جیسے عرضداشت، پیغام یا دوسری اشیاء۔ اور عموماً معنوی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ (مف) قرآن میں ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ (۲/۳۱) اور اللہ نے آدمؑ کو سب چیزوں کے نام سکھلائے اور پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔

۲۔ اَحۡضَرَ: حَضَرَ کے معنی سامنے آنا، پیش ہونا۔ اور اَحۡضَرَ بمعنی کسی دوسرے کو پیش کرنا یا سامنے لانا، حاضر کرنا اور اس میں اس شے کا ورود اور مشاہدہ ضروری ہے (م۔ل) اور یہ عموماً ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔ اور بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جیسے کسی مجرم کو حاضر کرنا اور احضار کا لفظ ناراضگی اور غضب پر دلالت کرتا ہے (فق ل ۷۷) ارشادِ باری ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا۔ (۱۹/۶۸) تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کردیں گے۔

ماحصل: (۱) عَرَضَ: غیر ذوی العقول کے لیے۔ مادی و معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اَحۡضَرَ: ذوی العقول کے لیے اور اس میں ورود اور مشاہدہ ضروری ہے اور بُرے مفہوم میں آتا ہے۔

۵۶ —— پیشانی —— (ماتھا)

کے لیے جَبِيۡن، جَبۡهَة اور نَاصِيَة کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جَبِين: ماتھے کے کسی ایک کنارہ کو کہتے ہیں (منجد) اور پیشانی کی دونوں اطراف (دائیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ هَشِیْم: هَشَمَ بمعنی کوٹنا۔ اور هَشِیْم کوٹی ہوئی خشک گھاس کو کہتے ہیں (منجد) اور اس سے مراد ہر قسم کی نباتات کا چورا خس و خاشاک اور بھس ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَکَانُوْا کَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ (۵۴/۳۱)
پھر ہم نے قوم ثمود پر ایک ہی چیخ بھیجی تو وہ سوکھی اور ٹوٹی باڑ کی طرح خس و خاشاک بن گئے۔

۲۔ حُطَام: حَطَمَ بمعنی توڑنا۔ مروڑنا۔ اور حَطُوْم ایسی تند و تیز ہوا کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو توڑ مروڑ کر رکھ دے۔ اور حُطَام توڑی مروڑی یا ریزہ ریزہ شدہ چیز کو کہتے ہیں (منجد) یہ لفظ کسی چیز کو روندنے اور ریزہ ریزہ کر دینے پر بھی بولا جاتا ہے۔ کچل ڈالنا (مف) ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا (۳۹/۲۱)
پھر اللہ تعالیٰ (زمین) سے مختلف رنگوں کی کھیتی نکالتا ہے۔ پھر وہ جوبن پر آتی ہے۔ تو اسے تم زرد دیکھتے ہو۔ پھر اسے چورا چورا بنا دیتا ہے۔

۳۔ غُثَآء: بمعنی سیلاب کے پانی کے جھاگ میں پھنسا ہوا کوڑا کرکٹ۔ درختوں کے گلے سڑے پتے جو جھاگ میں ملے ہوتے ہوں (منجد) اور غَثَی الْکَلَام بمعنی بات میں جھوٹ سچ ملانا۔ اور غُثَآء گھاس پھونس کے چورا اور کوڑا کرکٹ کو بھی کہہ دیتے ہیں (مف) قرآن میں ہے:

الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى (۸۷/۵)
اُس نے (زمین سے) چارہ نکالا۔ پھر اسے سیاہ رنگ کا کوڑا بنا دیا۔

۴۔ هَبَآء: گرد و غبار جسے ہوا اُڑاتی پھرے۔ اُڑتی ہوئی خاک (فل ۲۵۳) مٹی کے باریک ذرات جو ہوا میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اَلْهَبْوَةُ گرد و غبار کے بگولے کو کہتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (۲۵/۲۳)
اور جو انہوں نے عمل کیے ہوں گے ہم ان کی طرف توجہ کریں گے تو انہیں اُڑتی ہوئی خاک بنا دیں گے۔

۵۔ رُفَات: رَفَتَ بمعنی توڑنا اور کوٹنا (منجد) اور رفات بمعنی کوٹی ہوئی چیز۔ بوسیدہ (منجد) اور اس لفظ کا استعمال بوسیدگی کی وجہ سے چورا چورا ہونے پر ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا (۱۷/۴۹)
اور کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور چورا چورا ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے۔

۶۔ بَسَّ: بمعنی پتھروں کا ریزہ ریزہ ہونا (مف) اور صاحب مقاییس اللغۃ کے نزدیک اس کے بنیادی معنی دو ہیں۔ (۱) کسی چیز کا چورا کرنا اور (۲) اُسے کسی دوسری چیز میں ملا دینا۔ قرآن کریم سے ان دونوں معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَکَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا (۵۶/۵-۶)
اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پھر غبار بن کر اُڑنے لگیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَخْزٰى۔ (۲۰/۱۳۴) — تیرے کلام (واحکام) کی پیروی کرتے۔

۴۔ هُوْن، بے قدری۔ ذلت۔ رسوائی (مف) خفت۔ تحقیر (منجد) قرآن میں ہے:

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ (۱۶/۵۹) — اس بُری خبر سے جو وہ سنتا ہے (لڑکی کی پیدائش کی خبر) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کرکے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا اسے زمین میں گاڑ دے۔

اور هَوْن (ھ پر فتحہ) بمعنی نرمی ہے۔ اور یہ صفت محمود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (۲۵/۶۳) — اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں۔

ماحصل: (۱) ذِلَّة: زیر دستی اور کمزوری۔

(۲) صَغَار: بڑائی کے بعد چھوٹا بننے کی ذلت اور اس کا اعتراف۔

(۳) خِزْى: لوگوں کی نظروں میں گر جانا۔ رسوائی۔

(۴) هُوْن: حقیر ہونے کی وجہ سے ذلت۔

۴ ــــــ ذلیل

کے لیے اَذِلَّة، مَهِيْن (مھن)، صَاغِرٌ، دَاخِرٌ، اَرَاذِلٌ، اَسْفَلُ، خَاسِئٌ (خسا) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَذِلَّة: (ذلیل کی جمع) اس کی ضد اَعِزَّة ہے جو عَزِيْز کی جمع ہے۔ ہمارے ہاں عموماً ذلیل کے معنی رذیل، خسیس اور کمینہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور عَزِيْز کے معنی قریبی رشتہ دار۔ یہ دونوں مفہوم لغوی لحاظ سے غلط ہیں۔ حقیقت میں ذلیل کے معنی زیر دست اور عَزِيْز کے معنی بالادست ہیں۔ ذَلِيْل کے مفہوم کا تصور عَزِيْز کے مقابلہ کے بغیر محال ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (۳/۱۲۳) — اور اللہ نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی جبکہ تم کمزور تھے۔

۲۔ مَهِيْن: مَهُنَ بمعنی حقیر ہوا۔ ضعیف ہوا۔ اور مَهِيْن بمعنی حقیر۔ بے قدر۔ ذلیل وخوار (م۔ق)۔ اور امام راغب کے نزدیک مھین وہ شخص ہے جس پر دوسرا انسان مسلط ہو کر اسے سبکسار کر دے (مف) قرآن میں ہے:

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ (۴۳/۵۲) — (فرعون نے کہا) کیا بھلا میں اس شخص سے، جو حقیر سا آدمی ہے، بہتر نہیں ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ (۱۶/۳۷) — اگر تم ان (کفار) کی ہدایت کے لیے للچاؤ بھی تو جسکو خدا گمراہ کر دیتا ہے اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

۴۔ شُحّ، شَحَّ بمعنی بخل کرنا حرص ولالچ کرنا۔ اور اَلشَّحِیْح اور اَلشَّحَاح بمعنی بخیل۔ حریص (منجد) گویا شُحّ میں دو باتیں بیک وقت پائی جاتی ہیں (۱) مال کے حصول کی حرص (۲) اسے خرچ کرنے میں امساک۔ بخل (مف) اور یہ بدترین صفت ہے (مف) قرآن میں ہے:

فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ (۳۳/۱۹) — پھر جب جنگ کا خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں سے زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں (جالندھریؒ) ڈھکے پڑتے ہیں مال پر (عثمانیؒ)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵۹/۹) — اور جو شخص حرصِ نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

ماحصل: (۱) طمع: کسی بات کی دل میں قوی امید رکھنا۔

(۲) حرص: جب اس طمع میں شدت پیدا ہو جائے تو یہ حرص ہے۔

(۳) جب مال کے حصول کی حرص کے ساتھ بخل کا اضافہ بھی ہو تو یہ شُحّ ہے۔

۷۔ طے کرنا (راستہ کو)

کے لیے عَبَرَ اور قَطَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَبَرَ: کا بنیادی معنی پانی سے گزر جانا ہے۔ خواہ تیر کر گزرا جائے، یا کسی سواری یا پل کے ذریعہ اور عَبْرُ النَّهْرِ نہر کے اس کنارہ کو کہتے ہیں جہاں سے اتر کر نہر کو عبور کیا جا سکے۔ اور عَبَرَ الْعَیْنُ بمعنی آنسوؤں کا جاری ہونا۔ اور اَلْعَبَرَات (جمع) بمعنی آنسو ہے (مف) پھر اس کا استعمال ہر طرح کے راستے کو طے کرنے پر بھی ہونے لگا خواہ راستہ میں پانی ہو یا نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا (۴/۴۳) — اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ غسل کر لو مگر راہ چلتا مسافر کہ اگر اسے پانی نہ ملے تو تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ قَطَعَ کا بنیادی معنی کاٹنا اور الگ کرنا ہے۔ اور قَطَعَ النَّهْرَ بمعنی نہر کو عبور کرنا۔ قَطَعَ السَّبِیْلَ بمعنی راہزنی۔ اور قطع الوادی بمعنی کسی میدان کو طے کر جانا۔ اور قطع الامر بمعنی کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے پروگرام طے کرنا ہے۔ گویا یہ لفظ راستہ طے کرنا کے معنوں میں بھی عَبَرَ سے اعم ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ — اور نہ ہی کوئی میدان طے کرتے ہیں۔ مگر یہ اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ گرفت کرنا

کے لیے أَخَذَ، ثَرَّبَ اور لَامَ (لوم) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَخَذَ: اَخَذَ بمعنی کسی چیز کو پکڑنا۔ حاصل کر لینا۔ احاطہ میں لینا۔ اور اَخَذَ بمعنی مواخذہ کرنا۔ گرفت کرنا (مف) خواہ یہ مواخذہ قول سے ہو یا عمل سے۔ ارشادِ باری ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (۲/۲۸۶) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیے۔

۲۔ ثَرَّبَ: ثَرَبَ اور ثَرَّبَ بمعنی کسی کے فعل کو قبیح اور بُرا بتانا (منجد) اور بمعنی غلطی پر سرزنش اور زجر و توبیخ کرنا (مف) (فق ل ۲۹۰) قرآن میں ہے:

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (۱۲/۹۲) (یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے) کہا آج تم پر کچھ عتاب (اور ملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے۔

۳۔ لَامَ: بمعنی کسی کو بُرے فعل کے ارتکاب پر بُرا بھلا کہنا۔ ملامت کرنا (مف) اور بمعنی کسی کو اس کے کسی فعل کے نتیجہ پر تنبیہ کرنا (فق ل ۲۹) اور لَوْمٌ بمعنی ملامت اور خوف (منجد) گویا لَامَ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب فاعل کو کوئی فعل کرتے وقت یہ خدشہ ہو کہ اسے ملامت کی جائے گی خواہ یہ فعل فی نفسہٖ اچھا ہو یا بُرا۔ ارشادِ باری ہے:

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (۵/۵۴) وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔

ماحصل: (۱) اَخَذَ: کسی ناپسندیدہ کام پر مواخذہ یا گرفت کرنا۔

(۲) تَثْرِيْب: بمعنی زجر و توبیخ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ ملامت سے سخت تر ہے۔

(۳) لَوْم: بُرا بھلا کہنا۔ خواہ کام بُرا ہو یا نہ ہو۔ اس میں تَثْرِيْب جیسی شدت نہیں۔

۵۔ گرمی۔ گرم کرنا۔ ہونا

کے لیے صَيْف۔ حَرّ۔ حَمّ۔ حمی۔ سقر اور سموم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صَيْف: موسم گرما اور صَيِّف بمعنی موسم گرما کی بارش بھی اور اس سے اُگنے والی گھاس بھی۔ اور صاف اور صَيَّف (بالمکان) بمعنی کسی جگہ موسم گرما گزارنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ۔ (۱۰۶/۲) ان (قریش) کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب۔

۲۔ حَرّ: بمعنی حرارت۔ گرمی۔ خواہ یہ آگ کی ہو یا سورج یعنی دھوپ کی۔ یا کسی دوسرے سبب سے ہو جیسے دو چیزوں کے رگڑنے سے حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ تاہم اس لفظ کا اطلاق عموماً دھوپ کی حدت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک "دنیا اور آخرت میں اپنے نیک بندوں پر رحم کرنے والا" ہے۔ لیکن اس تعریف میں اتنا حصر مناسب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر مجبور و بیکس کی پکار سنتا ہے اور اس پر رحم فرما کر اس تکالیف کا ازالہ کرتا ہے خواہ یہ پکارنے والا مومن ہو یا کافر و مشرک۔ ارشادِ باری ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱/۱) اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم کرنیوالا ہے

۳۔ رَءُوْف: رَأْفَة بمعنی کسی کی تکلیف دیکھ کر دل بھر آنا۔ رقت طاری ہونا اور اس پر ترس کھانا ارشادِ باری ہے:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ (۲۴/۲) — زانی مرد اور زانی عورت ان میں سے ہر ایک کو سو دُرّے مارو اور اس اللہ کے قانون میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔

اور رءوف بمعنی رقیق القلب جس کا کسی کا دکھ دیکھ کر جی بھر آتا ہو۔ اور اس دکھ کے دور ہونے کی فکر دامنگیر ہو۔ ارشادِ باری ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (۹/۱۲۸) — لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان کو گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

۴۔ لطیف: لُطف کے بنیادی معنی میں دو باتیں ہیں (۱) دِقّتِ نظر (۲) نرمی (م-ل) اور بمعنی دَقَّ ورَقَّ یعنی پتلا اور نرم یا چھوٹا ہونا (م ق) اور لطیف کے معنی میں کبھی صرف ایک ہی بات یعنی دِقّتِ نظر یا باریک بینی یا راز اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے آگاہی پائی جاتی ہے جیسے فرمایا:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (۶/۱۰۳) — نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ باریک بین خبردار ہے۔

اور کبھی دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی مخلوق کی چھوٹی چھوٹی تکالیف کا علم رکھنا اور پھر ازراہِ مہربانی ان کا ازالہ کرنا۔ اس صورت میں لطیف کا معنی مہربان کیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ (۴۲/۱۹) — خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔

۵۔ حَنَّان: اَلْحَنِيْن بمعنی کسی چیز کی طرف مشفقانہ طور پر کھنچ جانا۔ کہتے ہیں حَنَّتِ الْمَرْاَةُ اَوِ النَّاقَةُ لِوَلَدِهَا یعنی عورت یا اونٹنی اپنے بچہ کی طرف کھنچ گئی یا اس کی مشتاق ہوئی (مف) اور حَنَّ بمعنی مہربان و شفیق ہونا اور حنان بمعنی رحمت و مہربانی اور حَنَّان بمعنی مہربان۔ اسماء اللہ الحسنیٰ میں سے ایک نام (منجد) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار کیا گیا ہے۔ ان کا علاقہ روس۔ توبالسک، ماسکو وغیرہ ہے۔ سلطان ذوالقرنین (جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے) نے انہیں کے حملوں سے نجات کے لیے سد (سکندری) تعمیر کی تھی۔ یہ دیوار دو سلسلۂ کوہ کے درمیان اس نشیبی علاقہ یا وادی میں تعمیر کی گئی تھی۔ جہاں سے یہ وحشی اقوام حملہ آور ہوتی تھیں۔ ارشادِ باری ہے:

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا (۱۸/۹۴)	ان لوگوں نے کہا، اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد برپا کرتے رہتے ہیں تو کیا ہم تجھے کچھ چندہ اکٹھا کر دیں کہ تم ان کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار تعمیر کر دو۔"

۱۰۔ فرقے یا مذاہب

قرآن میں جن مذاہب یا فرقوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ مُسْلِمِیْن: ہر وہ شخص جو کسی نبی یا رسول کی دعوت کو قبول کرلے۔ وہ مسلم ہے۔ اور اسلم بمعنی فرمانبردار اور اطاعت کیش بن جانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا (۲۲/۷۸)	اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ پہلی شریعتوں یا اُمتوں میں بھی اور اس کتاب (قرآن) میں بھی

۲۔ مُؤْمِنِیْن: جب اسلام دل میں راسخ ہو جائے تو اسے ایمان کہتے ہیں۔ اور ایماندار کو مومن۔ اس فرق کو قرآن نے یوں بیان فرمایا:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹/۱۴)	دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا

گویا ایمان دراصل اسلام ہی کا اگلا درجہ ہے۔ اور مسلمان ہی مومن بنتے ہیں۔

۳۔ کُفّار: ہر وہ شخص جو کسی نبی یا رسول کی دعوت کو رد کر دے اور اس کا انکار کر دے وہ کافر ہے۔ کفر بمعنی انکار کرنا خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۲/۶)	جو لوگ کافر ہو چکے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لیے برابر ہے۔

۴۔ مُنَافِقِیْن: ایسے لوگ جو بظاہر اسلام لے آئیں اور دل میں کفر ہی جاگزیں رہے اور ان کی ہمدردیاں بھی کافروں کے ساتھ ہوں۔ منافقین کہلاتے ہیں۔ ایسا طبقہ بعض سیاسی اور معاشی مفادات حاصل کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے اور اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی تحریک ترقی کر رہی اور پروان چڑھ رہی ہو۔ چنانچہ مکی زندگی میں منافقین کا کوئی وجود نہیں ملتا۔ جب مدنی زندگی میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ